بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
فون ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الفضلَ بیدِ اللّٰہ یُؤتیہ مَن یشاءُ عسٰی اَن یبعثک ربک مقامًا محمودًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم پیر
ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے
جلد ۶۶/۳۱ ۔ ۳۰ رجب ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۸ وفا ۱۳۵۶ہش ۔ ۱۸ جولائی ۱۹۷۷ء ۔ نمبر ۱۶۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

اللہ اس ذاتِ کامل کا نام ہے جو مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ اور تمام رذائل سے منزّہ ہے

تمام اقسامِ حمد کے کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اللہ سے مخصوص ہیں اور کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں

”الحمد للہ۔ تمام محامد اس ذاتِ معبودِ برحق مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ کو ثابت ہیں جس کا نام اللہ ہے۔ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ قرآن شریف کی اصطلاح میں اللہ اس ذاتِ کامل کا نام ہے کہ جو معبودِ برحق اور مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ اور تمام رذائل سے منزّہ اور واحد لاشریک اور مبدء جمیع فیوض ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلامِ پاک قرآن شریف میں اپنے نام اللہ کو تمام دوسرے اسماء و صفات کا موصوف ٹھہرایا ہے اور کسی جگہ کسی دوسرے اسم کو یہ رُتبہ نہیں دیا۔ پس اللہ کے اسم کو بوجہ موصوفیّتِ تامہ ان تمام صفتوں پر دلالت ہے جن کا وہ موصوف ہے۔ اور چونکہ وہ جمیع اسماء اور صفات کا موصوف ہے اِس لئے اس کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ جمیع صفاتِ کاملہ پر مشتمل ہے۔ پس خلاصہ مطلب الحمد للہ کا یہ نکلا کہ تمام اقسام حمد کے کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں اور نیز جس قدر محامد صحیحہ اور کمالاتِ تامہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے یا فکر کسی متفکّر کا ذہن میں لا سکتا ہے وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں اور کوئی ایسی خوبی نہیں کہ عقل اس خوبی کے امکان پر شہادت دے مگر اللہ تعالیٰ بدقسمت انسان کی طرح اس خوبی سے محروم ہو۔ ... جہاں تک انسان زیادہ سے زیادہ خوبیاں سوچ سکتا ہے وہ سب اس میں موجود ہیں اور اس کو اپنی ذات اور صفات اور محامد میں من کل الوجوہ کمال حاصل ہے اور رذائل سے بکلّی منزّہ ہے۔ اب دیکھو یہ ایسی صداقت ہے جس سے سچّا اور جھوٹا مذہب ظاہر ہو جاتا ہے کیونکہ تمام مذہبوں پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ بجز اسلام دُنیا میں کوئی بھی ایسا مذہب نہیں ہے کہ جو خدائے تعالیٰ کو جمیع رذائل سے منزّہ اور تمام محامد کاملہ سے متصف سمجھتا ہو۔“

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم)

حمد و ثنا اسی کو جو ذاتِ جاوِدانی ٭ ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی ٭ غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

(دُرّثمین)

اخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۱۸ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی مرسلہ اطلاع مظہر ہے:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ضروری اعلان

ماہِ صیام انشاء اللہ ۱۷ ماہِ ظہور ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۷ اگست ۱۹۷۷ء کو شروع ہوگا۔ اِس بابرکت مہینہ میں قرآن کریم کے سُننے اور سُنانے کے لئے نمازِ تراویح کا انتظام کیا جاتا ہے جو حافظ صاحبان جماعتی نظام کے ماتحت اِس رمضان میں قرآن کریم سُنانا چاہتے ہیں وہ اپنے نام اور پتہ سے نظارت ہذا کو ۳۰ جولائی تک آگاہ کریں۔ اِسی طرح جو جماعتیں نظارت ہذا کے ذریعہ اپنی جماعت کے لئے کسی حافظ صاحب کو بھجوائے جانے کی طالب ہوں وہ بھی نظارت ہذا کو مذکورہ تاریخ تک آگاہ کریں تا پروگرام کے ماتحت انکو بھجوایا جا سکے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

طلباءِ جامعہ احمدیہ کی توجہ کیلئے

جامعہ احمدیہ کے جن طلبہ کی کسی مضمون میں کمپارٹمنٹ آئی ہے یا انہوں نے سپلیمنٹری امتحان دینا ہے ان کا امتحان مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۷ء سے شروع ہوگا۔

تفصیلی ڈیٹ شیٹ جامعہ کے نوٹس بورڈ پر ایک ہفتہ پہلے آویزاں کر دی جائے گی۔ امید ہے کہ طلبہ ابھی سے تیاری کا اہتمام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص مدد و نصرت ان کے ساتھ ہو آمین۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں٭

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۸ر وفا ۱۳۵۶ہش
۱۸ر جولائی ۱۹۷۷ء

اخلاص کی عظیم الشان صفت اور اُس کی اصل ماہیت

ہم گزشتہ شمارہ میں قرآن مجید کی رو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اخلاص کے بغیر ایمان متحقق نہیں ہوتا۔ اسی لئے ایسے شخص کو جو اخلاص سے یکسر عاری ہو ایمان کا دعویٰ زیب نہیں دیتا۔ یہ اخلاص ہی ہے جو ایمان کے دعویدار کو عنداللہ حقیقی مومن شمار کئے جانے کے قابل بناتا ہے کیونکہ اخلاص کے بل پر وہ شیطان کے حملوں سے بکلی محفوظ ہو جاتا ہے اور اس کے گمراہی کی طرف واپس لوٹ جانے کا امکان باقی نہیں رہتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اخلاص کی صفت سے متصف ہونے اور پھر اخلاص میں مسلسل ترقی کرتے چلے جانے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔

اخلاص کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر یہ جاننا ضروری ہے کہ اخلاص کسے کہتے ہیں اور اس سے مراد کیا ہے کیونکہ اخلاص کی اصل ماہیت اور حقیقت سے آگاہ ہوئے بغیر اس صفت سے بہرہ ور ہونا اس کی حفاظت کرنا اور اسے ترقی دینا ممکن نہیں ہے۔ اخلاص ایک ایسی صفت ہے جسے اس کی ضد یعنی نفاق سے بآسانی شناخت کیا جا سکتا ہے۔ نفاق اُس کیفیت کا نام ہے جس کے زیر اثر انسان ظاہری طور پر تو مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن ہوتا ہے حقیقی ایمان سے کوسوں دور۔ زبانی دعویٰ ایمان کے باوجود اس کا دلی میلان گمراہی کی طرف ہی ہوتا ہے۔ ظاہر و باطن کے اس تضاد کی وجہ سے اس میں طبعاً دو رنگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو وہ بیک وقت دو کشتیوں میں سوار ہوتا ہے۔ اس کے بالمقابل اخلاص اُس دلی کیفیت کا نام ہے کہ جس کے زیر اثر ایک مومن خدا تعالیٰ کے عطا کردہ رنگ میں رنگین ہو کر کامل طور پر یک رنگی اختیار کر لیتا ہے۔ اس یک رنگی کے نتیجہ میں اسے ایسی گرمجوشی فطرت عطا کی جاتی ہے کہ وہ بڑھ چڑھ کر اعمالِ صالحہ بجا لاتا ہے اور اس میدان میں اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ذوق و شوق اور ولولہ عشق اس میں پیدا ہو جاتا ہے جو اسے اعمال صالحہ بجا لانے پر ابھارتا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی خاطر اس میں ایثار اور قربانی کا جذبہ اس کمال کو جا پہنچتا ہے کہ جس تک اس کے غیر کے لئے پہنچنا ممکن نہیں ہوتا۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ نیک اعمال بجا لانے میں اسے نہ صلہ کی تمنا ہوتی ہے اور نہ ستائش کی پرواہ وہ ہر طرف سے منہ موڑ کر اپنی خالص توجہ اللہ کی طرف کر لیتا ہے اور ہمہ تن اسی کا ہو رہتا ہے۔ یہ سب نتیجہ ہوتا ہے اس یک رنگی کا جو ایمانِ کامل کے زیر اثر اس میں پیدا ہوتی ہے اور اسے اخلاص کی دولت سے مالامال کرنے کا موجب بنتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس یک رنگی کو ہی اخلاص سے تعبیر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ○ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ○"

(البقرہ آیات ۱۴۰، ۱۴۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا رنگ لو اور کون بہتر ہے اللہ تعالیٰ سے رنگ دینے میں۔ اور ہم اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ (اے رسولؐ!) تو کہہ (کفار مکہ سے) کیا تم ہم سے جھگڑتے ہو اللہ کے بارہ میں حالانکہ وہی ہمارا رب ہے اور وہی رب ہے تمہارا بھی۔ اور ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہیں اور (خدا تعالیٰ سے رنگ لے کر یکرنگی اختیار کرنے کے نتیجہ میں) ہم اُس کے لئے اخلاص رکھنے والے ہیں (یعنی ہم خالص اُسی کے ہو رہے ہیں)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یک رنگی اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور یک رنگی اختیار کرنے کے بعد اپنے مخلص ہونے کا اعلان کرنے کا حکم دیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اخلاص نام ہے کامل یکرنگی اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے اور اس طرح شیطان کے نقش قدم پر چلنے سے بکلی محفوظ ہو جانے کا۔ بالفاظ دیگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ نفس کو کچل کر اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کرنے کے نتیجہ میں ایک مومن میں جو خاص فطری جوش پیدا ہوتا ہے جس کے زیر اثر وہ دین کی راہ میں قربانی و ایثار کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے اعمال صالحہ بجا لانے میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اخلاص کہلاتا ہے۔ چونکہ منافق میں یہ فطری جوش سرے سے مفقود ہوتا ہے اس لئے نفاق اور اخلاص یکجا جمع نہیں ہو سکتے۔ چونکہ کامل یکرنگی اور کامل فرمانبرداری ہی اُس فطری جوش کو اُبھارنے کا موجب بنتی ہے جسے اخلاص سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جس کے زیر اثر انسان شیطان کے حملوں سے کلی طور پر محفوظ ہو جاتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو اس فطری جوش سے مالامال ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○"

(البقرہ آیت ۲۰۹)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم فرمانبرداری (کے دائرے میں) پورے طور پر داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ وہ تمہارا یقیناً کھلا کھلا دشمن ہے۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو اپنے اندر کامل اخلاص پیدا کرنے کی طرف ہی توجہ دلائی ہے کیونکہ اخلاص نام ہے نفس کی غلامی سے آزاد ہو کر کامل یک رنگی اور کامل فرمانبرداری اختیار کرنے اور خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں گرم جوشی شدت حاصل کرنے کا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اخلاص یعنی خالص طور پر خدا ہی کا ہو جانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہر مومن کا یہی حال ہوتا ہے (یعنی وہ کلیتہً خدا ہی کا ہو کر زندگی گزارتا ہے) اگر وہ اخلاص اور وفاداری سے خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا ولی بنتا ہے لیکن اگر ایمان کی عمارت بوسیدہ ہے تو بیشک خطرہ ہوتا ہے۔ ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں۔ سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے۔ مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر نہ بیعت فائدہ دے گی اور نہ کچھ اور۔ لیکن جب انسان خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو (اس کے لئے) خاص کرتے ہیں وہ ان پر خاص تجلی کرتا ہے اور خدا کے لئے خاص ہونا (یعنی پورا پورا مخلص ہونا) یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے۔ اس لئے میں بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ بیعت پر ہرگز ناز نہ کرو۔ اگر دل پاک نہیں ہے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کیا فائدہ دے گا جب دل دور ہے، جب دل اور زبان میں اتفاق نہیں تو (ایسے لوگ) میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر منافقانہ بیعت کرتے ہیں۔ یاد رکھو ایسے شخص کو دہرا عذاب ہوگا۔ مگر جو سچا اقرار کرتا ہے اس کے بڑے بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے۔"

(البدر ۶ر فروری ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۷۱)

اس سے ظاہر ہے کہ اخلاص اور نفاق دو متضاد کیفیتوں کا نام ہے۔ یہ دونوں کیفیتیں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ جو مخلص ہے وہ کبھی نفاق کے قریب نہیں پھٹک سکتا اور جو منافق ہے وہ کبھی مخلص ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ نفاق دو رنگی پر دلالت کرتا ہے اور اخلاص کامل فرمانبرداری اور کامل یک رنگی کا آئینہ دار ہوتا ہے اور قبولیت اخلاص کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

نہایت ضروری تصحیح:

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب قائم مقام وکیل التبشیر

اخبار الفضل کی اشاعت مورخہ ۱۵ر جون ۱۹۷۷ء میں یہ امر شائع ہوا ہے کہ امام رفیق صاحب نے ملکہ الزبتھ کی جوبلی کے موقع پر قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا اور اس کے جواب میں ملکہ کے سیکرٹری کا جو جواب ملا اس میں انہوں نے یہ بات بھی لکھی کہ ہر مجسٹی کے لئے یہ امر بھی دلچسپی کا باعث ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بھی ملکہ وکٹوریہ کو قرآن کریم کا تحفہ ملا تھا۔ یہ بات درست نہیں۔

احباب تصحیح فرما لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ملکہ وکٹوریہ کی خدمت میں صرف "تحفہ قیصریہ" پیش کی گئی تھی جو دعوت الی الاسلام پر مشتمل تھی۔ بعد ازاں کچھ عرصہ کے بعد دوسری کتاب بعنوان "ستارہ قیصریہ" بھی پیش کی گئی۔ چونکہ یہ امر سلسلہ کی تاریخ سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس کی تصحیح ضروری سمجھی گئی ہے۔

جزائر فجی میں احمدیت

(مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد مبلغ انچارج ویسٹرن ریجن فجی)

آج سے نوّے سال قبل اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اُس وقت مخالفین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز قادیان سے باہر نہ جائے لیکن خدائی بات کس طرح ٹل سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا تھا وہ پورا ہوا اور آج خدا کے فضل سے جزائر فجی جن کو دنیا کا کنارہ تصوّر کیا جاتا ہے میں بھی مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے پائے جاتے ہیں اور بڑی مخلص جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ پیشتر اس کے کہ میں بیان کروں کہ جزائر فجی میں احمدیت کیسے پھیلی، جزائر فجی کے متعلق جاننا ضروری ہے۔

فجی کا ملک ۳۰۰ جزائر پر مشتمل ہے ان میں سے ۱۰۰ کے قریب آباد ہیں اور باقی جزائر غیر آباد۔ لطف کی بات یہ ہے کہ جس طرح پاکستان میں ایک شخص ایک کنال زمین خریدتا ہے اسی طرح یہاں ایک آدمی جزیرہ خرید لیتا ہے۔

جزائر فجی (Pecefic ocean) میں واقع ہیں اور جزائر فجی کے جنوب کی طرف نیوزی لینڈ اور شمال مغرب کی طرف آسٹریلیا جیسے انتہائی ترقی یافتہ ممالک پائے جاتے ہیں۔

ان جزائر میں دو جزیرے وِتی لیوُو (Vitilevu) اور وَنُوا لیوُو (VANUUALEVU) سب سے بڑے ہیں۔ فجی کا دار الخلافہ صووا (Suva) جہاں جماعت ہائے احمدیہ جزائر فجی کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ دار الخلافہ وتی لیوو (Vitilevu) جزیرہ میں واقع ہے۔

جزائر فجی دنیا کے ترقی پذیر ممالک میں اوّل نمبر پر ہے اور ہر لحاظ سے انتہائی ترقی کر رہا ہے۔ جزائر فجی کے رہنے والوں کے متعلق گمان کیا جاتا ہے کہ وہ آج سے ڈیڑھ سو برس پہلے جنوب مشرقی ایشیا کی طرف سے آکر یہاں آباد ہوئے۔ Viti Island (وتی جزیرہ) کی وجہ سے یہ لوگ کیویتی کہلاتے ہیں۔ ان کی شکل و شباہت، بالوں کی بناوٹ اور جسامت افریقہ کے لوگوں کی طرح ہے البتہ رنگ زیادہ سیاہ نہیں ہے۔ ان کی زبان "کیویتی" ہے البتہ ہر شہر کی زبان میں تھوڑا سا اختلاف پایا جاتا ہے۔ کامن زبان "باون" زبان ہے جو ہر جزیرہ اور شہر کے لوگ سمجھ لیتے ہیں۔ ۱۸۳۵ء میں پہلے دو عیسائی مشنری ڈیوڈ کارگل (David Corgill) اور ولیم کراس (Wiliam Cross) ٹونگا (Tonga) جزیرہ میں پہنچا اور عیسائی مذہب کا پرچار کیا۔ کارگل نے کیویتی زبان کی گرامر بنائی اور اس طرح سب کیویتی لوگوں کو عیسائیت میں داخل کرلیا۔ اس سے پہلے ان کا کوئی مذہب نہیں تھا۔ بعد میں یورپین تاجر یہاں آکر آباد ہوئے یہ تاجر Land wood اور Bache-deamer کی تجارت کیا کرتے تھے۔ اس طرح آہستہ آہستہ یہ جزائر پر قابض ہوگئے۔ اور ۱۸۷۴ء میں RatucaKabua اور فجی کے بڑے بڑے لوگوں نے برطانیہ کی حکومت کو گورنمنٹ بنانے کی پیشکش کی اور گورنمنٹ بنی۔

اسلام کی آمد:-

۱۸۷۹ء میں پہلی دفعہ گورنمنٹ برطانیہ نے ہندوستان سے مردوں اور عورتوں کو اس معاہدہ کے تحت کہ وہ پانچ سال کام کرنے کے بعد واپس چلے جائیں گے یہاں لا کر آباد کیا۔ یہ معاہدہ میاں گرونٹ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ ان ہندوستانی باشندوں میں ہندو، مسلمان اور سکھ سب شامل تھے۔ اس طرح وہ ہندو اور مسلم جو اکثر غیر تعلیم یافتہ تھے یہاں آئے اور فجی میں اسلام آیا۔ ۵ سال کے معاہدہ کے بعد زیادہ لوگوں نے فجی میں آباد ہونے کو ترجیح دی۔ کیونکہ ہندوستان میں ان کی مالی اور علمی حالت کمزور تھی۔ ۱۹۱۶ء میں اس معاہدہ کو توڑ دیا گیا اور ختم ہوگیا۔

مذاہب:-

جزائر فجی میں بڑے بڑے مذاہب عیسائیت، ہندو ازم، سکھ ازم اور اسلام ہیں۔ یہاں کیویتی، ہندی، اردو اور انگلش زبانیں بولی جاتی ہیں۔

ڈیٹ لائن:-

جزائر فجی کو اس لحاظ سے اہمیت ہے کہ ۱۸۰ ڈگری جنوب کی طرف سے انٹرنیشنل ڈیٹ لائن گزرتی ہے اور دن یہاں سے شروع ہوتا ہے۔ یہ ڈیٹ لائن جزیرہ TAEVENIU میں واقع ہے اور زیادہ مشہور کن بات یہ ہے کہ اس ڈیٹ لائن کے جو علاقے شمال کی طرف واقع ہیں وہاں اگر سوموار ہے تو جنوب کی طرف منگل ہوگا۔

پیداوار:-

ناریل اور انناس کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اقتصادیات کا دار و مدار کیلے، جیل، ناریل اور انناس اور گنے کی کاشت اور دھان پر ہے۔

احمدیت کیسے پھیلی:-

جس طرح یہاں کے لوگ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی آپس میں پیار محبت سے رہتے ہیں اور گورنمنٹ نے ہر ایک کو آزادی دے رکھی ہے کہ وہ اپنے دین کا پرچار کرے اور لوگ سلوک سے رہتے ہیں اسی طرح خدا نے اس ملک کو اتنے بھاری جنگلات کے باوجود زہریلے جانوروں سے محفوظ رکھا ہے۔ اوّل تو سانپ ملتا نہیں، اگر مل جائے تو زہریلا نہیں ہوتا۔

احمدیت سے قبل یہاں کے مسلمان رسمی طور پر اہل سنت والجماعت فرقہ سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے آپ کو مسلم لیگ کے نام سے پکارتے ہیں۔ ۱۹۲۱ء میں انجمن اشاعت اسلام لاہور کے مبلغ مولوی مظفر بیگ صاحب ان لوگوں کے کہنے پر فجی میں آئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چودھویں صدی کے مجدد اور امام کے طور پر پیش کیا اور قرآن اور حدیث سے آپ کی صداقت ثابت کی اور ان لوگوں کو بتایا کہ جس طرح عیسائیوں کے فرشتے ہیں اسی طرح ان کی جماعت کے بھی فرشتے ہیں۔ اس طرح کافی اہل سنت والجماعت کے لوگ لاہوری جماعت میں شامل ہوگئے اور انکی مخالفت ہوئی۔

حاجی محمد رمضان صاحب جو کہ لاہوری جماعت میں شامل ہو چکے تھے اپنی بیٹی بدر النساء صاحبہ (جو کہ اس وقت لاہور میں مقیم تھیں) کو ملنے کے لئے فجی سے لاہور پہنچے۔ محترمہ بدر النساء صاحبہ نے بتایا کہ ابا جان یہ لاہوری جماعت ہے، ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حاجی محمد رمضان صاحب نے نبوت کے مسئلہ پر بحث کی اور بدر النساء صاحبہ نے آیت مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ کی رُو سے حاجی صاحب کو قائل کر دیا کہ احمدیت دراصل خلافت والی ہے اور بدر النساء صاحبہ نے فرمایا کہ ہمیں بیعت امام الزمان کے خلیفہ کے ہاتھ پر کرنی چاہیئے۔ اس پر حاجی محمد رمضان صاحب مرکز ربوہ تشریف لائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کرلی اور ربوہ سے کافی تعداد میں لٹریچر اور قرآن شریف فجی بھیجے اور حاجی صاحب نے خواہش ظاہر کی کہ ایک مبلغ کو ہمارے ساتھ فجی جانا چاہیئے۔ اس طرح خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حکم پر محترم شیخ عبد الواحد صاحب بطور احمدی مبلغ فجی تشریف لائے۔ آپ ۱۹۶۱ء میں فجی تشریف لائے اور NADI شہر سے اور آکر غیر مبائع دوستوں سے رابطہ قائم کیا اور مسائل سمجھائے اور پمفلٹ تقسیم کئے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے کافی دوست جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئے اور اس طرح خدا کے فضل سے یہاں احمدیت کا بیج بویا گیا۔

جارو جو کہ ناندی سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے یہاں سے بھی غیر مبائع دوست ناندی تشریف لائے اور انہوں نے بیعت کی۔ ان میں مولانا قاسم صاحب (جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ابھی زندہ ہیں) نے سب سے پہلے بیعت کی۔

مولانا شیخ عبد الواحد صاحب کے بعد سے کر اب تک مکرم مولوی نور الحق صاحب انور، مکرم ڈاکٹر سعید

ملور احمد شاہ صاحب، مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری، مولوی غلام احمد بدوملہوی، مولوی غلام احمد صاحب فرخ اور مولوی عبدالرشید صاحب رازی خدمتِ اسلام بجا لا چکے ہیں۔

۶ر مئی ۱۹۷۷ء کو خاکسار اور انچارج مبلغ مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم پر فجی پہنچ چکے ہیں۔

اس وقت جزیرہ وٹی لیوو (Viti Levu) میں ہماری چار جماعتیں ہیں۔ صوا (Suva)۔ مارو (Maro) ناندی (Nadi)۔ لوٹوکا (Lautoka) صوا (Suva) ہمارا ہیڈ کوارٹر ہے۔

اور جزیرہ وانی والیوو (VANU-LLU VALEVU میں تین بڑی جماعتیں ہیں۔ لباسہ (LABASA)۔ ولوکا (VOLOCA) ناصروانگا (NASARAWANGA) اس کے علاوہ نصوری BA میں اور جزیرہ TAVENY میں ہمارے احمدی دوست موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار ان جزائر کا پوری طرح دورہ کر چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ بیعتیں ہو چکی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے۔

مقررہ ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے

اضلاع ساہیوال، ملتان اور مظفر گڑھ کا دورہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ وعدہ جات بقدر پندرہ لاکھ روپیہ کی طرف جماعتوں کو توجہ دلانے کے لئے مذکورہ بالا اضلاع کی حسب ذیل جماعتوں میں دورہ کیا گیا۔

ساہیوال۔ چک 65/2-L۔ اوکاڑہ۔ چک 6/11-L۔ چک 30/11-L۔ ملتان۔ دنیاپور۔ خانیوال مظفر گڑھ۔ علی پور گھلواں۔ لیہ۔ جن دوستوں نے نمایاں وعدے پیش کئے۔ ان کی فہرست الگ طور پر انشاء اللہ شائع ہوں گے۔

امراء اضلاع اور مقامی عہدیداران نے حضور ایدہ اللہ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ کو حاصل کرنے میں دل و جان سے تعاون فرمایا۔ بعض مخلصین نے اپنی کار کی سہولت بہم پہنچا کر دورے کو کم وقت میں زیادہ نتیجہ خیز بنانے کا ثواب حاصل کیا۔ اس ضمن میں مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب۔ مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب نمبردار۔ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ اور مکرم کیپٹن ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ امراء اضلاع میں سے مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ نے اپنے ضلع میں مکمل طور پر ساتھ دیا۔ مربیان کرام میں سے مکرم مولوی عبدالمنان صاحب۔ مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود۔ مکرم قاری محمد صدیق صاحب۔ مکرم مولوی رحمت اللہ خان صاحب خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو حسناتِ دارین سے نوازے۔

حسب ذیل مقامات پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ ممالک بیرون کے ایمان افروز مناظر دکھائے گئے۔

ساہیوال۔ اوکاڑہ۔ ملتان۔ دنیاپور۔ خانیوال۔ مظفر گڑھ۔ لیہ اور علی پور گھلواں۔

جماعت کے مرد و زن اور بچے بوڑھے تو بہرحال بصد شوق دیکھنے آتے تھے۔ غیر از جماعت افراد بھی بشمول مرد و زن بڑے اشتیاق سے دیکھتے اور بفضلِ خدا بڑا نیک اثر قبول کرتے اور اپنی بہت سی غلط فہمیاں رفع کر کے جاتے۔ اللہ تعالیٰ ان تقریبات کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

مکرم ٹھیکیدار چراغ الدین صاحب محلہ دارالنصر ربوہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(نورالدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

مبلغینِ احمدیت کی طرف سے اسلام کا دفاع

(مرسلہ:۔ وکالتِ تبشیر تحریک جدید ربوہ)

گزشتہ ستر یا پچھتر سال میں مادی لحاظ سے دنیا نے جس قدر ترقی کی ہے اس سے قبل وہ پانچ ہزار سال میں بھی نہیں ہوئی اور اس سے زندگی کا ہر شعبہ متاثر ہوا ہے۔ علمی دنیا کے ہر پہلو میں انقلاب آ گیا۔ دانشورانِ فرنگ نے دنیا کا رُخ تبدیل کر دیا اور سورج کے دھارے موڑ دیئے۔ لیکن یورپ میں اس علمی، ادبی اور سائنسی ترقی کا بیج مسلمانوں نے بویا جس کا پھل آج اقوامِ مغرب کھا رہی ہیں۔ لیکن اسلام کے متعلق بعض اس قسم کی نادانیاں ان اقوام میں پھیلی ہوئی ہیں جن کو دیکھ کر حیرت ہی نہیں ہوتی افسوس بھی ہوتا ہے کہ اتنی ترقی یافتہ اور علمی میدان میں اس قدر پیش رفت کرنے والی اقوام میں دنیا کے عظیم مذہب اور اس کے بانی یعنی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارہ میں اتنی لاعلمی اور جہالت بھی ہو سکتی ہے۔

ان کے مذہبی علماء یعنی پادریوں نے ان کے دلوں میں یہ بٹھایا ہوا ہے کہ اسلام بزورِ شمشیر دنیا میں پھیلا اور اب بھی مسلمان اسی بات کے قائل ہیں کہ دنیا کے لوگوں کو بذریعہ شمشیر ہی مسلمان بنائیں گے۔ نیز یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نعوذ باللہ شدید نفسیاتی مریض تھے اور انہیں بعض دَورے پڑتے تھے اور اس دَورے کے وقت جو الفاظ ان کے مُنہ سے نکلتے یا بیان ہوتے بھی وحی کے الفاظ سمجھے جاتے۔

یا اس قسم کی کہانیاں بھی بنائی ہوئی ہیں کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شعبدہ بازی کے طور پر ایک مرتبہ کہا کہ کل فلاں پہاڑی چل کر میرے پاس آ جائے گی۔ اگلے دن جب وہ پہاڑی نہ آئی تو لوگوں نے ٹھٹھا کیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا اگر پہاڑی میرے پاس چل کر نہیں آتی تو میں ہی چل کر اس کے پاس چلا جاتا ہوں۔

اس قسم کے اور بھی بے ہودہ اعتراضات، لغو کہانیاں امریکہ اور یورپ میں مشہور کی گئی ہیں اور گاہے بگاہے ان کی بازگشت اخباروں، رسالوں، ریڈیو اور ٹی وی پر بھی سنائی دیتی ہے لیکن آج ان کا جواب دینے کے لئے سوائے جماعت احمدیہ کے مبلغین اور اس کے نمائندگان کے اور کوئی نہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ان حقیر کوششوں میں بڑی برکت دے۔ ہم کمزور ہیں لیکن ہمارا سہارا اُس طاقتور خدا پر ہے جس کے ہاتھ میں دونوں جہانوں کی باگ ڈور ہے۔

۲۰ر مئی ۱۹۷۷ء کے "ڈیٹن ڈیلی نیوز" میں ہمارے مبلغ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب کا ایک خط شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ احباب کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا اور احباب کو یہ پتہ چل سکے گا کہ ہمارے مبلغین دانشورانِ فرنگ کو کس طرح ان کی غلطیوں سے آگاہ کرتے رہتے ہیں:۔

"یوں کہتے ہیں مسٹر مشنر"

ڈیٹن ڈیلی نیوز نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پہاڑی تک جانے کا ذکر کیا ہے کیونکہ پہاڑی ان کے پاس نہ آئی۔ یہ محاورہ نہ صرف غلط ہے بلکہ شر انگیز بھی ہے جو آنحضرتؐ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

مسٹر جیمس مشنر (امریکہ کا مشہور مصنف) اپنے ایک مضمون "Islam-The Misunderstood Religion" میں جو ریڈرز ڈائجسٹ کے مئی ۱۹۵۵ء کے شمارے میں شائع ہوا تھا لکھتا ہے کہ یہ افسانہ ایک مسخرے فقیر محمد نامی کے بارہ میں ہے جو آنحضرتؐ کی وفات کے صدیوں بعد ترکی میں رہا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے ڈینگ ماری کہ کل وہ پاس والی پہاڑی کو اپنے پاس بلائے گا۔ اور جب اگلے روز پہاڑی نہ آئی تو خجالت سے کہنے لگا کہ اچھا پہاڑی تو نہ آئی میں خود ہی اس کے پاس چلا جاتا ہوں۔"

النتیجة النهائیة لامتحانات کلا الصفین

سنة ۱۳۵۶ هش ۱۹۷۷ ع

الدرجة الثانیة کل نمبر ۱۱۷۷

منیر احمد جاوید (۱۰۰۸) الاوّل
محمد الیاس منیر (۹۹۷) الثانی
عبدالماجد طاہر (۹۸۸) ناجح، ملک محبوب احمد (۹۱۳)
ناجح، نعمت اللہ (۸۹۴) ناجح، نصیرالدین بھٹی (۸۸۰)
ناجح، اخلاق احمد انجم (۸۸۰) ناجح، ظفر احمد (۸۷۹)
ناجح، قریشی داؤد احمد (۸۶۸) ناجح، مقصود احمد باجوہ
(۸۰۵) ناجح، عبدالمجیب (۸۰۳) ناجح،
ارشاد احمد ملہی الرسوب فی الانجلیزیه ب
عبدالباسط الرسوب فی الادب
صفدر نذیر الرسوب فی الانجلیزیه ب
خیرالدین الرسوب فی الادب العربی
افتخار احمد الرسوب فی الانجلیزیه الف
خلیل احمد ناصر " " " ا، ب، والحدیث
نوار احمد انوار مع الاسف لم ینجح
ظفر عباس " "

الدرجة الاولی۔ کل نمبر ۱۱۲۷

عبدالسمیع خان (۹۹۵) الاوّل
عبدالمومن (۹۴۰) الثانی
مبشر احمد طارق (۹۲۰) ناجح، ظفر احمد (۹۱۰) ناجح
جاوید احمد (۹۰۶) ناجح، نصیر احمد شاہد (۸۴۸) ناجح
احسان اللہ چیمہ (۸۳۴) ناجح، محمد ظفر اللہ ہنجرا (۸۲۷)
ناجح، طاہر محمود (۸۰۰) ناجح،
بشارت الرحمٰن الرسوب فی النحو
مسعود احمد " " "
اقبال احمد الرسوب فی الانجلیزیه الف، ب
نصیر احمد بٹ الرسوب فی النحو
احمد جبرائیل سعید " " "
اظہر احمد الرسوب فی الصرف والنحو
سعید الرحمٰن " " " "
اعجاز احمد الرسوب فی الانجلیزیه الف، ب
افتخار احمد الرسوب فی الصرف والنحو
انعام الرحمٰن " " " "
ارشاد احمد خان الرسوب فی القرآن الکریم والانشاء
ممتاز احمد الرسوب فی ترجمة القرآن والنحو
محمد احمد زاہد الرسوب فی النحو والانجلیزیه الف
وسیم احمد ظفر الرسوب فی الانجلیزیه ا، ب
ضیاء اللہ مبشر الرسوب فی الانجلیزیه ا والنحو
ہدایت اللہ ناصر الرسوب فی النحو والانشاء
سید عابد حسین الرسوب فی الصرف النحو۔ و الانجلیزیه الف
محمد نسیم الرسوب فی الترجمة القرآن و الانجلیزیه الف، ب۔ والنحو

محمود احمد ناصر مع الاسف لم ینجح
محمد ایوب کھوکھر " " "
نور احمد سوہی " " "
میر عبدالمتین " " "
شفیق احمد انس " " "
صادق محمد طاہر " " "
محمد یاسین " " "

الدرجة الممهدة کل نمبر ۸۲۸

ہدایت علی (۷۲۰) الاوّل
منصور احمد (۷۱۲) الثانی
قمر داؤد (۷۰۸) ناجح، فہیم احمد (۷۰۶) ناجح،
مبشر احمد (۶۹۰) " مبارک احمد بسرا (۶۸۷) "
عبدالحلیم (۶۷۵) " طاہر محمود احمد (۶۷۴) "
طاہر محمود خان (۶۷۲) " احمد ڈاڈی (۶۷۱) "
مشہود احمد (۶۱۵) " محمد احمد (۶۱۳) "
فضل الہٰی (۶۱۲) " طاہر احمد مبشر (۶۰۳) "
نصراللہ خان ناصر (۵۸۷) " بشارت احمد بلال (۵۷۹) "
انور حسین الرسوب فی الاردو
رفیق احمد بھٹی الرسوب فی الانجلیزیه
یونس علی " " "
مبشر احمد طاہر " " "
عیسیٰ احمدی الرسوب فی النحو والصرف
سلیم احمد الرسوب فی القرآن الکریم والانجلیزیه
ریاض احمد ناصر " " الصرف "
فضیل عیاض احمد الرسوب فی القرآن الکریم والنحو
داؤد احمد مع الاسف لم ینجح
اشتیاق احمد " " "
انور لطیف " " "
محمود احمد سیال " " "
بشارت احمد منیر " " "
ملک رفیق احمد اعوان " " "
محمود احمد بٹ " " "
برہان محمد خان امتحان الاکمال فی المواضیع کلها
مظفر احمد داؤد مع الاسف لم ینجح
بشارت احمد چیمہ " " "
منور احمد شاہد " " "
محمد ارشاد اقبال " " "

الفصل الخاص

حامد محمود (۳۸۲/۶۰۰) ناجح
قمرالدین (۴۹۶/۶۰۰) "
عبدالغفار (۵۱۱/۷۰۰) "
علی جمعہ گیوا (۴۰۸/۷۵۰) "
یوسف بن صالح (۵۴۷/۷۰۰) "
عبدالوہاب (۱۹۵/۲۲۵) "

(العمید)

انتخاب ناظمین اضلاع

چونکہ سہ سالہ انتخاب کی میعاد گزر چکی ہے اور نئے انتخابات کا ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا امراء اضلاع کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ جلد از جلد ناظمین اضلاع کا انتخاب کرانے کی طرف اپنی توجہ فرمائیں اس کے متعلق قبل ازیں بذریعہ خطوط اطلاعات بھجوائی جا چکی ہیں۔ اور ہر ضلع کے زعماء کی فہرستیں بھی ارسال کر دی ہیں معہ ان کے پتہ جات کے۔ آپ سے فوری تعاون کی درخواست ہے۔ (قائد عمومی)

امراء کرام اور صدر صاحبان سے گزارش

خدام کے ماہانہ مطالعہ کے پروگرام کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "لیکچر لاہور" ماہ جولائی کے لئے اور ماہ اگست کیلئے "اسلامی اصول کی فلاسفی" مقرر کی گئی ہے۔ امراء کرام اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنی جماعت کے خدام کو ان کتب کے مطالعہ کی تحریک فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ سی منڈی گجرات نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم ڈاکٹر اعظم علی خان صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ ۲۸/۲۶ واقع محلہ دار النصر ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ مرحوم کے میرے علاوہ درجہ ذیل ورثاء بھی ہیں۔ جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا سائرہ خاتون صاحبہ دختر مرحوم کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) اکبر علی خان صاحب (۲) عبدالرؤف خان صاحب پسران مرحوم (۳) امۃ الحی صاحبہ (۴) امۃ الرؤف صاحبہ (۵) نصرت جبین صاحبہ دختران مرحوم۔ لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ ۲۸/۲۶ واقع محلہ دار النصر ربوہ سائرہ خاتون صاحبہ کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیا جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری مبارک احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پاکپتن کی بائیں کلائی کی دونوں ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔

(۲) خاکسار کی والدہ (اہلیہ محترمہ چوہدری فتح محمد صاحب مرحوم) لمبے عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل شفا کے لئے دعا فرمائیں

(۳) خاکسار کے لڑکے خالد نعیم نے امسال امتحان دیا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرحمٰن عزیز سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پاکپتن)

(۴) مبارک کا دو تین دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالرحیم چائے فروش مسجد اقصیٰ روڈ۔ ربوہ)

(۵) میرا کم سن بھانجا عزیز نعیم احمد گولیکی بیں گزشتہ دو ماہ سے شدید بیمار ہے۔ نیز بلدیہ میں مکرم فیاض محمد کرمانی (فیاض ٹی سٹال) ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خورشید بخاری۔ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے

استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ نمل کی آیت ۴ اَلَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"مومنوں کی ایک بڑی علامت اِس آیت میں یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں اور نہ صرف خود نمازوں کی پابندی کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ خود تو نماز کے بڑے پابند ہوتے ہیں مگر اپنے بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ اگر ان کے دل میں سچا اخلاص ہو تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی بچے کا یا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارا کر سکے ..... غرض اقامت صلوٰۃ ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے اور اس میں خود نماز پڑھنا دوسروں کو پڑھوانا اور اخلاص اور جوش کے ساتھ پڑھنا، باوضو ہو کر ٹھہر ٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ نماز پڑھنا شامل ہے۔

احادیث میں آتا ہے کہ نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے گویا اس کے ذریعہ الوہیت کا وہ رنگ جو نبی کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے مومنوں پر چڑھ جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت کا اِس قدر احترام فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرا مکان مسجد سے بہت دُور ہے اور چونکہ مجھے مسجد پہنچنے میں سخت دِقت پیش آتی ہے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو مَیں اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں ... رسول کریمؐ نے فرمایا بہت اچھا اگر تمہیں مسجد میں آتے ہوئے مشکل پیش آتی ہے تو تم اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کرو۔ یہ سُنکر وہ نابینا گھر کی طرف چل پڑا مگر ابھی وہ تھوڑی دُور ہی گیا تھا کہ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کو واپس بلاؤ۔ وہ جب واپس آیا تو آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں آذان کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ اُس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ آذان کی آواز تو پہنچ جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر آذان کی آواز تمہارے گھر میں پہنچ جاتی ہے تو چاہے تمہیں مسجد میں آتے وقت ٹھوکریں لگیں اور تم زخمی ہو جاؤ مسجد میں ضرور آیا کرو۔

اِسی طرح رسول کریمؐ نے ایک دفعہ فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ جب عشاء یا صبح کی نماز ہو تو مَیں اپنی جگہ کسی اَور کو کھڑا کر دوں اور کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر اُن کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے رکھ کر سارے شہر کا چکر لگاؤں اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہوں اُن کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ اب دیکھو گو آپؐ نے عملاً ایسا کیا تو نہیں مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آپؐ کے دل میں نماز باجماعت کی کس قدر اہمیّت تھی۔ آپ نے اِس مثال کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا کہ جو لوگ باجماعت نماز ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے شک دُنیا میں نیکی کے اَور بھی بہت سے کام ہیں لیکن نماز کو خدا تعالےٰ نے سب سے مقدم قرار دیا ہے اور سوائے اس کے کہ کوئی معذوری ہو یا کوئی ہنگامی کام پڑ جائے نمازوں کے اوقات میں مسجد میں آنا نہایت ضروری ہے۔ ہنگامی کاموں سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کسی جگہ آگ لگ گئی ہو تو اُس وقت آگ بجھانا ضروری ہے نماز بعد میں ادا کر لی جائے گی۔ لیکن اِس قسم کے استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورہ نمل ص ۱۹-۲۰)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعتیں اِسم وار کھاتے رکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"اصل جو بکھیڑا ہے حساب وغیرہ رکھنے کا یا رجسٹر وغیرہ مکمل کرنے کا اس کا انتظام ضلع کی جماعتوں کو کرنا چاہیئے۔ اگر نہ کر سکیں تو پھر بڑی جماعتوں کو آزادانہ طور پر یہ کہا جائے کہ جس طرح وہ دوسرے چندوں کا حساب رکھتے ہیں اسی طرح یہ حساب بھی رکھیں لیکن نگرانی ضلعی نظام کرے تا کہ حسابات شروع سے بالکل صاف اور ستھرے ہوں۔ کسی وقت بھی ہمیں یہ پریشانی نہ ہو کہ دس پندرہ دن تک پانچ سات آدمی لگیں گے تب حساب کی صحیح شکل ہمارے سامنے آئے گی۔"

حضور کے اِس ارشاد کے ماتحت ہر جماعت کا یہ فرض ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا اِسم وار حساب خود رکھے۔ مرکزی دفتر کسی وقت بھی یہ حساب طلب کر سکتا ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

درخواستِ دُعا

خاکسار ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے جس کا عنقریب فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی خاص درخواست ہے۔

(صدر جماعتِ احمدیہ حسن پور ۱۲۱ ج۔ب لائلپور)

ولادت

عزیزم شیخ نعیم اللہ صاحب ابن مکرم شیخ فیض اللہ صاحب آف حیدرآباد سندھ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۸ ۶/۷۷ کو دختر عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولودہ کا نام "صدف منیرہ" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ برادرم عزیز سید منیر احمد صاحب ابن محترم سید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک۔ صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(سیّد سجاد احمد شاہ میڈیکو رحمت بازار ربوہ)

خلیل پولٹری
بریڈنگ فارمز ربوہ (محلہ دار الفضل)
یک روزہ پٹھیاں۔ چوزے تیار مرغیاں
یک روزہ برائلرز۔ تیار برائلرز۔
بٹھانے والے انڈے۔
فروزن چکس (FROZEN CHIEKS)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۴